1 جانور-ہماری زندگی کا ذریعہ

1.1 تصویر دیکھیے اور گفتگو کیجیے۔

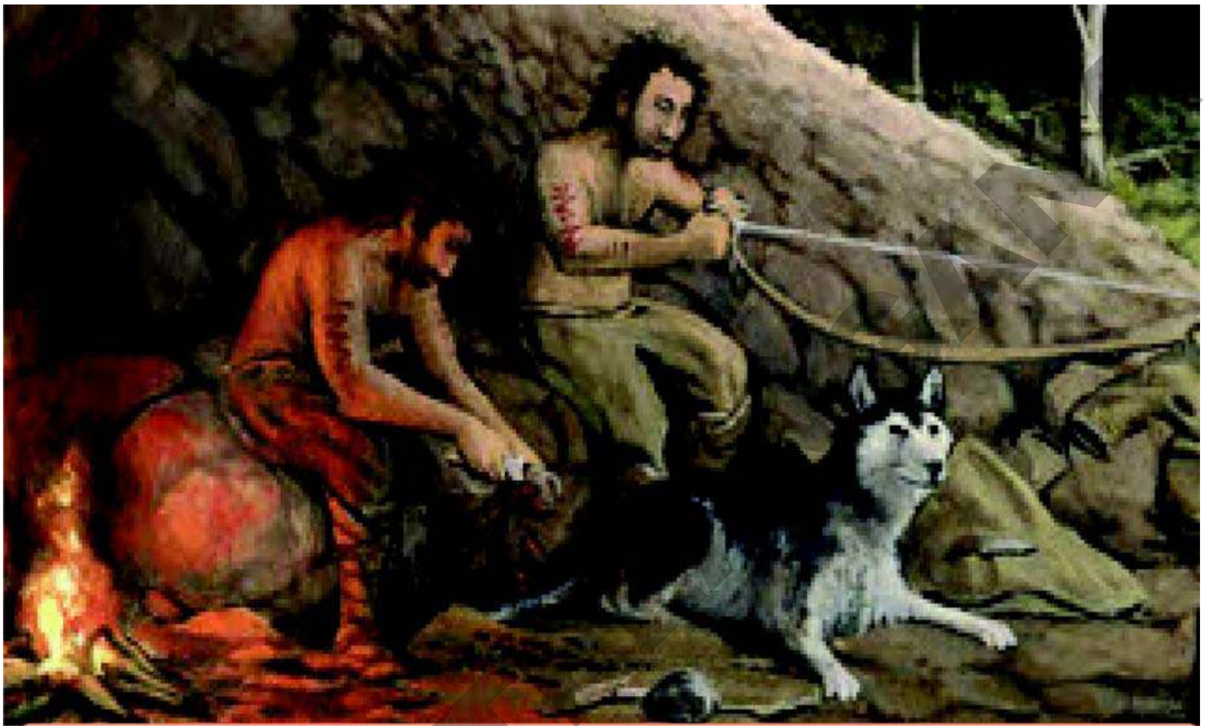

- اوپر کی تصویر میں کیا دکھائی دے رہے ہیں؟ تصویر میں آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟
- اُن کے ساتھ وہ جانور کیوں ہیں۔اندازہ لگایئے۔
- وہ ہم سے کس طرح مختلف ہیں؟ وہ کہاں رہتے ہیں؟ وہ کیا کھاتے ہوں گے؟

1.2 ہماری ضروریات - مویشی پالن

ہمارے آباواجداد جنگلات میں زندگی گذارتے تھے۔ابتداء میں جانور اور پتے ان کی اہم غذا تھی۔اس کے بعد فصلیں اگانے کے ساتھ ساتھ وہ لوگ کئی کام کرنا شروع کئے۔اسی دوران وہ غذا،تحفظ اور حمل ونقل جیسی ضروریات کے لیے جانوروں کو پالنا شروع کیا۔ان جانوروں کی نسلیں ہی اب ہمارے ساتھ رہتی ہیں۔

سوچیے اور بولیے

- چند ایسے جانوروں کے نام بتایئے جنہیں ہمارے آباواجداد پالتے تھے؟ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟
- شیر،ببر جیسے جانوروں کو انہوں نے کیوں نہیں پالا؟ سوچیے۔
- موجودہ دور میں انسان کون کونسے جانور پالتے ہیں؟ کیوں؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

کئی نسلوں سے انسان جانوروں کو اپنی مختلف ضروریات کی تکمیل کے لیے استعمال کرتا آرہا ہے۔ گائے اور بھینس کا دودھ بطور غذا استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح بیل زراعتی کاموں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر جانوروں کو بھی ہم اپنی ضروریات کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی اونٹ دیکھا ہے؟ یہ زیادہ تر ریاست راجستھان میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ایک ریگستانی علاقہ ہے۔ ریگستانی علاقے میں ریت پر چلنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے ریگستان میں رہنے والے لوگ اونٹوں پر سفر کرتے ہیں۔

چند لوگ اونٹوں کو راجستھان سے ہماری ریاست میں لاتے ہیں۔ جن پر بچے سواری کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے وہ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔

گروہی کام

- جب آپ جانوروں پر سواری کرتے ہیں تو کیسا محسوس کرتے ہیں؟
- اپنے روزگار کے لیے مویشی پالن کرنے والوں کے متعلق گفتگو کیجیے؟
- ذیل میں دیئے گئے خاکے کو دیکھیے۔ جانوروں کے نام اس کام سے جوڑیئے جس کے لیے وہ استعمال کیے جاتے ہیں۔

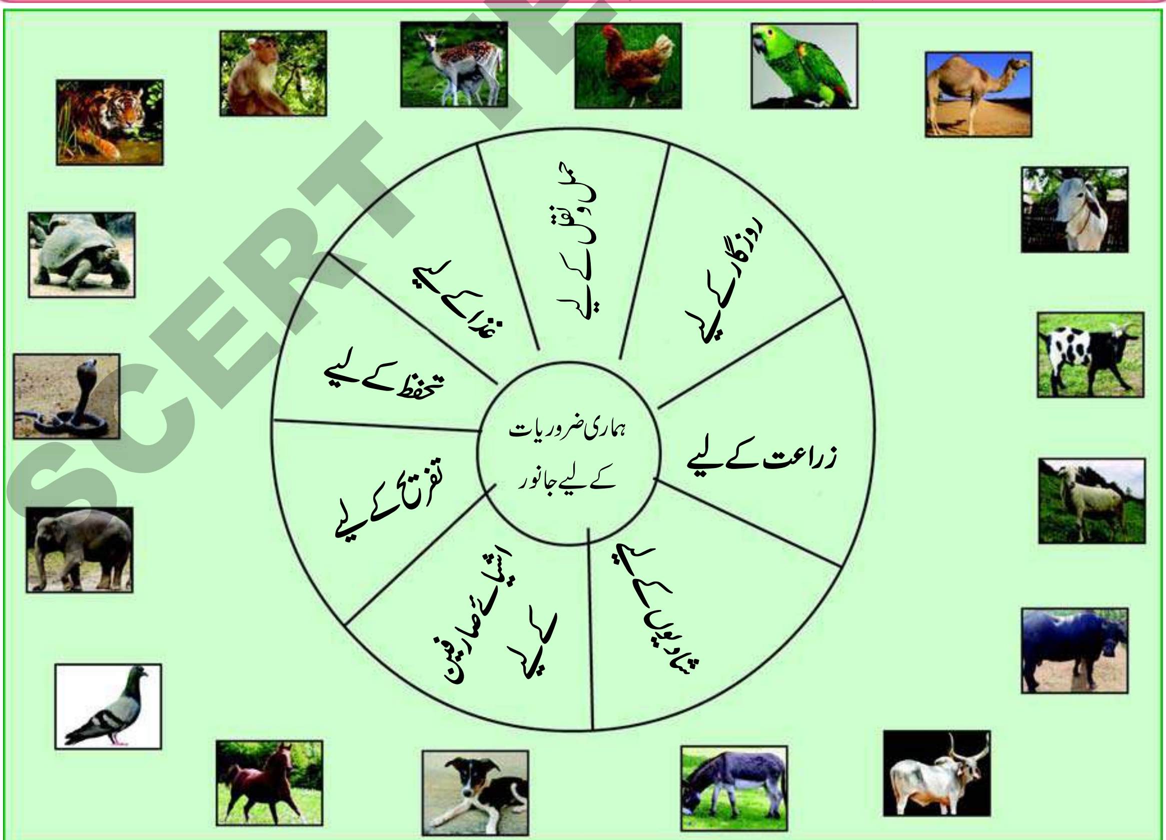

SCERT TELANGANA

1.3 بھیڑ میری دولت ہے

ہماری مختلف ضروریات کے لیے ہم کئی قسم کے جانوروں پر انحصار کرتے ہیں۔ آیئے جانیں کہ لنگیا اپنی زندگی گذارنے کے لیے کس پر انحصار کرتا ہے۔

اس شخص کا نام لنگیا ہے۔ یہ پالمور کے پہاڑی علاقے میں بکریاں چراتا ہے۔ اس کے پاس جملہ 40 بکریوں کا ریوڑ ہے ۔ انہیں چراتے ہوئے روزانہ 30 کلومیٹر پیدل چلتا ہے۔ اپنے دو بچوں کو سرکاری اسکول میں تعلیم دلوار ہا ہے۔ وہ علی الصبح بکریوں کو لے کر جنگل کی جانب روانہ ہوتا ہے۔ شام ڈھلنے کے بعد گھر واپس آتا ہے۔ اس کام میں اس کا کتا اس کی مدد کرتا ہے۔ کھانے کو ایک کپڑے میں باندھ کر اپنے ساتھ لے جاتا ہے جس کو وہ دوپہر میں خود کھاتا ہے اور اپنے کتے کو بھی کھلاتا ہے۔ چلنے کے ناقابل بکری کے بچوں کو اپنے کاندھوں پر اٹھاتا ہے۔ اور ماباقی بکریوں کو اپنے کھیتوں کے علاوہ پہاڑیوں اور میدانوں میں چراتا ہے۔

موسم گرما میں جب گھانس کی قلت ہوتی ہے تو چرواہے تقریباً پانچ مہینوں کے لیے اپنی بکریوں کے دس دس کے گروپس بنالیتے ہیں اور اپنی ضرورت کا ساز وسامان گدھوں پر لاد کر ان جگہوں پر جاتے ہیں جہاں گھانس دستیاب ہوتی ہو۔ عام طور پر تالاب، کنٹوں کے کناروں اور کنال کے قریب گھانس دستیاب ہوتی ہے۔ بعض اوقات چیتا اور بھیڑیے بکریوں پر حملہ کرتے ہیں۔ ان حملوں سے کتے ہی بکریوں کو کچھ حد تک بچتے ظر رکھتے ہیں اور رات کے اوقات میں سانپوں کا ڈر بھی لگا رہتا ہے۔

چند کسان رات کے اوقات میں بکریوں کے ریوڑ کو ان کے کھیتوں میں رکھنے کے لیے کہتے ہیں۔ جس سے بکریوں کا فضلہ کھیتوں میں بطورِ کھاد کام آتا ہے۔ اس طرح فائدہ حاصل کرتے ہوئے اکثر کسان ان چرواہوں کو پیسوں کے ساتھ ساتھ چاول اور کچھ ترکاریاں بھی دیتے ہیں۔ اس طرح وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

لنگیا اپنے ساتھ زیادہ وزنی سامان نہیں رکھتا۔ چمڑے کے چپل، اون سے بنی کمبل، لاٹھی اور پانی پینے کے لیے سوکھے کدو کا کٹورا اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ کئی مہینوں تک بیوی بچوں سے دور رہنے پر ان کی عافیت یا خیریت کی اطلاع اس تک پہنچ نہیں پاتی۔ ایک دفعہ اس طرح بکریاں چرانے کے لیے گھر سے دور جانے پر ان کے والد کے انتقال کی اطلاع بھی اس تک نہیں پہنچ سکی۔ لیکن حال میں ہی اس نے ایک سیل فون خریدا اور اس کے ذریعہ وہ روزانہ اپنے رشتہ داروں سے بات کرتا ہے۔

گرچیکہ وہ ہر لمحہ بکریوں کی حفاظت کرتا ہے لیکن مناسب دام ملنے پر بڑی بکریوں کو فروخت کردیتا ہے۔ بکریوں کے بچوں کو وہ اپنے پاس ہی رکھ لیتا ہے۔ حاصل شدہ رقم سے وہ اپنا قرض ادا کرتا اور کچھ رقم اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے۔ بکریوں کو خریدنے والا تاجر جب انہیں اپنے ساتھ لے جاتا ہے تو اس کی آنکھیں بھر آتی ہیں۔ اس بات کو وہ رفتہ رفتہ بھول جاتا ہے اور دوبارہ بکریوں کے ریوڑ اکھٹا کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

لنگیا نے 22 بھیڑوں کو فی کس 5000 روپیئے میں فروخت کیا۔اس کو بھیڑوں کی کھاد کی فروخت کے ذریعہ 4,000 روپیئے اور اون کی فروخت کے ذریعہ 2500 روپے آمدنی حاصل ہوئی۔لنگیا نے سال تمام میں بھیڑوں کی دوائیں' ٹیکے' چارہ اور آمد و رفت کے لیے جملہ 68,000 روپے خرچ کیے۔ بتایئے کہ لنگیا کے پاس کتنی رقم باقی بچی۔

آیئے لنگیا کی آمدنی وخرچ کی تفصیلات معلوم کریں

آمدنی			خرچ		
22 بھیڑ×5000 روپیئے	=	1,10,000 روپیئے	22 بھیڑ×1500 روپیئے	=	33,000
کھاد کی فروخت کے ذریعے حاصل شدہ رقم	=	4,000 روپیئے	دوائیوں اور ٹیکوں کے لیے خرچ	=	12,000
اون کی فروخت کے ذریعے حاصل شدہ رقم	=	2,500 روپیئے	کرائے پر خرچ	=	12,000
کل آمدنی	=	1,16,500	آمدورفت کے لیے خرچ	=	5,000
			سرمائے پر سود	=	6,000
			جملہ خرچ	=	68,000

Balance Sheet

کل آمدنی	=	1,16,500
کل خرچ	=	68,000
منافع	=	48,500

گروہی کام

- سال تمام محنت کرنے کے بعد لنگیا کو کتنی آمدنی حاصل ہوئی؟
- کیا حاصل شدہ آمدنی سے اس کی ضروریات زندگی پوری ہوگی؟ کیسے؟
- لنگیا روزانہ کتنے گھنٹے محنت کرتا ہے؟
- کیا لنگیا کو اسکی محنت کے برابر صلہ ملتا ہے؟
- کسانوں کے لیے بکریاں کس طرح فائدہ مند ہوتی ہیں؟
- کیا لنگیا اپنے بھیڑوں کی دیکھ بھال ٹھیک طرح سے کرتا ہے؟ آپ کی رائے لکھئے۔
- کیا آپ کسی چرواہے کو جانتے ہیں؟ اس کی طرز زندگی کیسی ہے؟

SCERT TELANGANA

1.4 : مویشی پالن کے مسائل:

ہم اب تک چرواہا لنگیا کے بارے میں معلومات حاصل کر چکے ہیں۔لنگیا کی طرح ہی کئی افراد بھیڑ بکریوں کی افزائش پر انحصار کرتے ہوئے زندگی گذار رہے ہیں۔ان کی زندگیوں میں کئی اتار چڑھاؤ پائے جاتے ہیں۔ضلع محبوب نگر میں وینکٹیا اور کشن بھی بھیڑ بکریوں کی افزائش کرتے ہوئے زندگی گذار رہے ہیں۔خشک سالی کے حالات میں ان کی مشکلات بیان سے باہر ہوتی ہیں۔آیئے ان سے متعلق اخبارات میں کیا شائع ہوا ہے معلوم کریں گے۔

قحط-------- طلب ------------------------نقل مقام

Shepherds comming over to Yadagirigutta from Palamur.

(T Media, Yadagirigutta)

Once again the shepherds of Palamuru reached our district for the shelter and to save their sheep as their district is suffering from acute drought conditions as usual. The shepherds in large numbers from Kothapet, Narayanapet etc; reached Nalgonda to feed their sheep. Their home and life will be here only for six months. Their life motto is to protect and save their sheep though they suffer from rains or lightening. They fight with wolves for their sheep. They even sacrifice their lives and fight fiercely with the foxes every day to save their sheep. Whenever drought hits , it is quite natural that the sons of Palamuru reach here.

The shepherds are very much worried on not receiving the rains. They say that they graze their sheep here for some time and return to their villages. They bring donkeys along with the sheep. They brought the cooking utensils, food and other products on donkeys and came here with their families. They even brought their school going children also to look after the sheep. Each herd comprised at least 400 sheep. The migrated shepherds graze the sheep during the day time and make them to take rest in five or six groups at a place during nights. When the sun-rises they wake up, cook their food and take the sheep for grazing wherever they find grass. As the rearing of sheep is decreased here, the other region shepherds are finding sufficient fodder here to feed their sheep. In the recent times, the people who are living in the surroundings of Hyderabad started living by doing agriculture or taking up real estate business. On knowing this, the shepherds of Palamuru enquired the pros and cons and started to coming over here.

- The sons of Palamuru reached the hills for cattle rearing.
- Grazing will take place for six months.
- Left the homes as the drought demands

Donkey carrying the belongings of Shepherds

I came here due to drought!

We belong to Palamuru. We are suffering a lot from drought. There is no chance to the sheep to be alive. First I came here enquired the situation and brought my sheep. I stay here for six months. Till then I won't go to my home. If I want to go home someone should come as a substitute for me. Then only, I can go home. I woes become doubled when it rains. We have to wake up all the night and look after the sheep.

- Venkataiah, shepherd, Palamuru

Threats are more from foxes

No chance of going homes on the pretext of rains. Foxes will be watching us always. You have to lose your sheep if you are careless even for a single second. Sometimes foxes and wolves in five or six numbers attack us. Our dogs save us at that times. Our sheep cannot live without dogs. The farmers of this area also show pity on our sheep. If we make the sheep to sleep in their fields, they give us food in return.

- Kishan, Shepherd, Palamuru

گروہی کام

- چرواہے اپنے اضلاع چھوڑ کر دوسرے مقامات پر کیوں منتقل ہوئے؟
- نقل مقام کرنے والے چرواہوں کی طرز زندگی کی وضاحت کیجئے۔
- اپنی مشکلات کے بارے میں وینکٹیا اور کشن نے کیا کہا؟
- ان کی مدد کس نے اور کیسے کی؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

1.5 کسان دوست :

کیا آپ جانتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے جاندار بھی کسانوں کو بہت فائدہ پہنچاتے ہیں۔

میں کیچوا ہوں۔۔۔۔۔

میں مٹی کے ساتھ ساتھ پودوں کے ناکارہ مادوں کو بطور غذا استعمال کرتا ہوں۔ میرے اخراجی مادے زمین کو زرخیز بناتے ہیں۔ میری وجہ سے زمین ڈھیلی ہوتی ہے اور پودوں کی جڑوں کو زیادہ مقدار میں ہوا حاصل ہوتی ہے۔ جس سے پودوں کی بہتر نشونما ہوتی ہے اور پیداوار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن کرم کش ادویات کے زیادہ استعمال سے ہم فوت ہو رہے ہیں۔

میں مکڑی ہوں۔۔۔۔۔

میں اپنے شکمی غدود سے خارج ہونے والے لعاب سے دھاگہ بناتی ہوں۔ میں اس دھاگے سے جال بنتی ہوں۔ کیا آپ نے کبھی میرے جال کا مشاہدہ کیا ہے؟ فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑے اور مچھر اس جال میں پھنس جاتے ہیں۔ میں انہیں کھا جاتی ہوں۔ اس طرح میں فصلوں کو نقصاندہ حشرات سے بچاتی ہوں۔ کرم کش ادویات کے زیادہ استعمال سے ہم ہلاک ہو رہے ہیں۔

میں چیونٹی ہوں۔۔۔۔۔

میں کھیتوں کے پودوں پر اِدھر اُدھر گھومتی رہتی ہوں۔ پودوں پر پائے جانے والے چھوٹے چھوٹے کیڑوں اور ان کے انڈوں کو کھاتی ہوں۔ اس طرح میں کسانوں کو کرم کش ادویات کے استعمال سے پرہیز کرنے میں مدد کرتی ہوں۔

میں سانپ ہوں۔۔۔۔۔

کھیتوں اور اجناس کو تباہ کرنے والے چوہوں کو کھا کر میں کسانوں کی مدد کرتا ہوں۔ آپ میں سے بہت سارے لوگ مجھے دیکھتے ہی خوف کھاتے ہیں اور مجھے مار دیتے ہیں۔ حقیقت میں ناگ سانپ، کٹوں والا سانپ (Krait)، سمندری سانپ وغیرہ ہی زہریلے ہوتے ہیں۔ دیگر سانپ زہریلے نہیں ہوتے۔ جو لوگ ہمیں ضرر پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تب ہی ہم اپنی حفاظت کے لیے ڈستے ہیں۔ ہم کسانوں کے دوست ہیں۔

میں ٹائیکرو گراما ہوں۔۔۔۔۔

قومی ادارہ برائے زرعی تحقیق (ICAR)Institution of Crops & Agricultural Research کے سائنسدانوں نے تجربہ گاہ میں میری تخلیق کی۔ میرا عرصہ حیات صرف ایک ہفتہ ہوتا ہے۔ میں فصلوں پر موجود نقصاندہ حشرات کے انڈوں کو تباہ کرتا ہوں۔ اس طرح میں کسان کی مدد کرتا ہوں۔

اکٹھا کیجیے۔ گفتگو کیجیے:

- کسی کھیت کا دورہ کیجیے وہاں فصلوں اور ان جانداروں کا مشاہدہ کیجیے جو وہاں رہ رہے ہیں۔ ان جانداروں سے پودوں کو کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں معلوم کیجیے۔
- کسانوں سے دریافت کیجیے کہ کون کون سے جاندار اُن کی مدد کرتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

1.6 جانوروں سے ہونے والے دیگر فوائد:

مور کے پروں سے تیار کردہ پنکھا

آپ جانتے ہیں کہ ہمیں دودھ، انڈے گوشت وغیرہ جانوروں سے حاصل ہوتے ہیں۔ حمل ونقل کے لیے بھی ہم جانوروں کا استعمال کرتے ہیں۔اس طرح کون کونسے جانور ہماری مدد کرتے ہیں اس کس طرح کرتے ہیں غور کیجیے۔

اس پنکھے کا مشاہدہ کیجیے۔کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ پنکھا کس چیز سے تیار کیا گیا ہے؟ قبائلی لوگ گرے ہوئے مور کے پروں سے اس کو تیار کرکے میلوں میں فروخت کرتے ہیں۔ بیلوں کے سینگھ سے گنڈیاں تیار کرنے کے تقریباً 30 کارخانے موجود ہیں۔ یہاں کی تیار کردہ گنڈیاں بیرونی ممالک کو بھی برآمد کی جاتی ہیں۔جانوروں سے ہمیں کئی ایک چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔مندرجہ ذیل تصویروں کو دیکھئے۔

گروہی کام

- آپ مندرجہ بالا اشیاء کا مشاہدہ کرچکے ہیں۔ان میں کونسی شئے کس جانور سے حاصل ہوتی ہے۔
- سجاوٹ کے لیے ان کا استعمال کس طرح کیا جاتا ہے؟
- آپ جانتے ہیں کہ جانوروں کے ذریعہ ہمیں کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔لیکن کیا ہم جانوروں کے لیے فائدہ مند ہیں؟ کیسے؟

1.7 جانوروں کی ضروریات-اور مشکلات

جانور اور پتھر کے درمیان کیا فرق ہے؟ کیا پتھر ہماری طرح حرکت کرسکتا ہے اور نمو پا سکتا ہے؟ پتھر کی طرح' دیگر کئی چیزیں بے جان ہوتی ہیں۔ہم جاندار ہیں۔

سوچیے اور بولیے

- ہماری طرح جانداروں کو بھی کئی چیزیں درکار ہوتی ہیں۔وہ کیا ہیں؟
- ہماری طرح دیگر جاندار کونسے ہیں۔کیا انہیں بھی وہی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے؟ اور کیا ہے؟

ہمیں زندگی گزارنے کے لیے ہوا، پانی، غذا، لباس اور مکان وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ان کے علاوہ مل جل کر زندگی گذارنا، محبت، شفقت، ہمدردی' رحم دلی وغیرہ بھی ہمارے لیے ضروری ہیں۔ ہماری طرح یہ تمام امور جانوروں کے لیے بھی ضروری ہیں۔یہ بنیادی ضرورتیں ہیں۔غور کیجئے کہ جانوروں کی ان بنیادی ضرورتوں کی تکمیل میں ہم بھی تعاون ادا کرنا چاہیے یا نہیں۔

SCERT TELANGANA

کیا ہم میں ہمارے اطراف پائے جانے والے جانوروں کے تئیں محبت، شفقت اور رحم کا جذبہ ہے؟ اس بارے میں غور کیجیے۔ کیا جانوروں پر ظلم کرنا ٹھیک ہے؟ جانوروں پر ظلم، انہیں تکلیف دینا، زخمی کرنا، بھوکے پیاسے رہنے پر یا دھوپ، بارش اور سردی سے دوچار ہونے پر کیا ہم ان پر توجہ دے رہے ہیں۔ ہم بھی ان جانوروں کی طرح ظلم کا شکار ہوتے ہوں تو ہمیں کیسا لگتا ہے؟ ذیل کی تصویروں میں موجود جانوروں کو دیکھئے۔ وہ کس طرح تکلیف میں مبتلا ہیں؟

سوچیے اور بولیے

- تصویر میں موجود جانوروں کو دیکھ کر آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟ کیا ان سے اس طرح کا سلوک کرنا درست ہے؟
- اس طرح کا عمل کرنے سے انہیں کس طرح کی تکلیف ہوتی ہوگی تصور کیجیے؟
- آپ اپنے پالتو جانوروں کی دیکھ بھال کیسے کروگے؟

آیئے لکشمی کی بیان کردہ تکلیف کو سنیں گے۔

لکشمی ایک سرکس کی بندریا ہے۔ اسے چھوٹی عمر میں ہی سرکس والوں نے پکڑ لیا۔ چھوٹی عمر ہی سے اسے آگ میں کودنے، رسی پر چلنے، ڈانس کرنے، سائیکل چلانے کی تربیت دی گئی ہے۔ اس کا مالک اسے نوکیلی چھڑی سے قابو میں رکھتا ہے۔ بندریا پر رحم کھا کر کئی لوگ پیسے دیتے ہیں۔ لیکن لکشمی کے دل میں کیا خیالات اُبھرتے ہوں گے اندازہ لگائیے۔

میں کھیل کود کر پیسے کماتی ہوں۔ مجھے دلچسپی ہو کہ نہ ہو مجھ سے طرح طرح کے کرتب کروائے جاتے ہیں۔ مجھے چاہے بھوک لگی ہو یا تکلیف ہو رہی ہو اس کا خیال نہ رکھتے ہوئے مجھ سے بار بار رقص کروایا جاتا ہے۔ سائیکل چلانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ میرے اس طرح کے کرتب سے آپ لوگ محظوظ ہوتے ہیں۔ کوئی بھی میرے تعلق سے غور نہیں کرتے۔ میری طبیعت ناساز رہنے، بخار آنے پر بھی مجھے مار کر، ڈرا دھمکا کر کرتب کرواتے رہتے ہیں۔ میرا دکھ درد بانٹنے کے لیے میرے خاندان سے میرے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے۔ آپ کی طرح مجھے حفاظت کرنے والے میرے ماں باپ نہیں ہیں۔ میں تنہا زندگی بسر کرتی ہوں۔ صحیح معنوں میں مجھے کہاں اور کس کے ساتھ زندگی گذارنا چاہیے تھا۔

SCERT TELANGANA

ٹوکری میں سانپ :

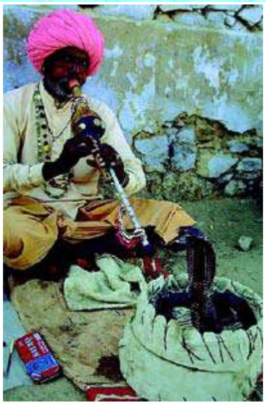

مجھے پکڑ کر ٹوکری میں قید کر دیا گیا، میں اپنی آزادی کا لطف نہیں اٹھا سکتا۔ میں بغیر غذا کے پریشان ہوں۔ حقیقت میں میں دودھ نہیں پیتا۔لیکن میرا مالک منہ کھلوا کر زبردستی مجھے دودھ پلاتا ہے۔ یہ دودھ میرے پھیپھڑوں میں داخل ہونے سے مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔مہربانی فرما کر مجھےاس مصیبت سے چھٹکارا دلائیے۔

پنجرے میں طوطا :

میں آسمان میں اُڑتا ہوں ایک آزاد پرندہ تھا۔لیکن میں آپ سے متعلق پیشن گوئی کرنے ایک پنجرے میں قید کر دیا گیا۔ میں اس سے باہر آنا چاہتا ہوں۔ میں آسمان میں آزادانہ طور پر اُڑنا چاہتا ہوں۔ میں کب اتنا خوش قسمت رہوں گا۔

دانتوں کے لیے لوگ ہاتھیوں کو ہلاک کر رہے ہیں، کھال کے لیے شیر اور ہرنوں کو ہلاک کیا جاتا ہے۔ دیگر کئی جانوروں اور پرندوں کا شکار کرتے ہیں، انہیں قید میں رکھتے ہیں اور غذا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

گروہی کام

- ہمیں محظوظ کرنے والے جانور اور پرندے کیا وہ اپنی زندگی ہنسی خوشی سے گذار رہے ہیں؟ سوچیے، بولیے۔
- جنگلی جانور ایک قیمتی قومی اثاثہ ہے۔ان کا تحفظ کرنے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ کیسے؟ جانوروں کے تحفظ کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیئے
- جانوروں، پرندوں کے تحفظ کے لیےان کے تئیں ہمدردی جتلانے کے لیےایک عہد نامہ لکھیے۔

اکٹھا کیجیے۔ گفتگو کیجیے:

- آپ کے علاقے میں جانوروں کے حقوق کی پامالی کس طرح ہو رہی ہے تفصیلات اکٹھا کیجیے۔ ان تفصیلات کو ایک جدول کی شکل میں لکھ کر کمرہ جماعت میں پیش کیجیے۔
- اکٹھا کی جانے والی تفصیلات : جانور کا نام، مناسب غذا حاصل ہو رہی ہے؟ اس کی رہائش، کیا وہ صاف ستھری ہے؟ اس کے حقوق کی پامالی کس طرح ہو رہی ہے؟ اس کے حقوق کا تحفظ کس طرح کیا جائے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

قانون برائے تحفظ جنگلی جانور 1971 ضمیمہ -1 کے تحت شیر، دیگر جنگلی جانوروں کا شکار کرنا اور انہیں فروخت کرنا ایک سنگین جرم ہے۔اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو 3 تا 7 سال قید کی سزا اور ایک لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

اکٹھا کیجیے۔ گفتگو کیجیے:

♦ تعطیل کے دن گوشالہ کا دورہ کیجیے۔ وہاں موجود گائے اور بچھڑوں کا مشاہدہ کیجیے وہاں کچھ وقت گذاریئے۔ آپ کے تجربات کمرہ جماعت میں بیان کیجیے۔ ان کی تصاویر اتاریئے۔ ان سے متعلق چند جملے لکھ کر دیواری رسالے پر آویزاں کیجیے۔

1.8: جانوروں کی گھٹتی ہوئی آبادی:

زمین پر جب انسان کا وجود نہیں تھا تب سالانہ جانور کی ایک ہی نوع معدوم ہوتی تھی۔ یہ ایک فطری امر ہے۔ لیکن دورِ حاضر میں ہر 20 منٹ میں ایک جانور کی نوع معدوم ہوتی جارہی ہے۔ شیر ہمارا قومی جانور ہے۔ ہندوستان کے علاوہ بنگلہ دیش میں زیادہ تر پائے جانے والے شیر کی نسل رایل بنگال ٹائیگر ہے۔

کسی زمانے میں ہزاروں کی تعداد میں شیر جنگل میں پائے جاتے تھے۔ لیکن اب ان کی تعداد میں نمایاں کمی واقع ہوگئی ہے۔ ضلع کرنول میں پائے جانے والے گریٹ انڈین بسٹرڈ نامی پرندے، کلی وی کوڈی، پنگنور نسل کی گائے کی تعداد میں روز بہ روز ہورہی کمی ہمارے لیے ایک لمحہ فکر ہے۔ ان کے تحفظ کے لیے اگر مناسب اقدامات نہ لیے جائیں تو صفحہ ہستی سے مٹ جانا ایک یقینی بات ہے۔

کیا آپ اس کا پتہ بتا سکتے ہیں؟

تصویر میں موجود اس پرندے کا نام گدھ ہے۔ اس کا قد دو فٹ اونچا ہوتا ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے ہماری ریاست میں اس پرندے کی نسل مفقود ہوچکی ہے۔ تلنگانہ کی تنظیم برائے حیاتی تنوع آپ سے ملتمس ہے کہ آپ کے علاقے میں اگر یہ پرندہ نظر آجائے تو فوراً آپ انہیں مطلع کریں۔ اطلاع دینے والے شخص کو جملہ 2 لاکھ روپئے بطورِ انعام دئے جانے کا اعلان ایک قابلِ غور بات ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 21-2020

سوچیے اور بولیے

- شیر اور گدھ جیسے جانداروں کی طرح مزید کون کونسے جانور اور پرندے ناپید ہورہے ہیں؟
- یہ جاندار معدوم ہونے کی کیا وجوہات ہوسکتی ہیں؟
- یہ مفقود نہ ہونے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

1.9 حیاتی تنوع :(Bio-Diversity)

یہ زمین کس کی ہے؟ کیا یہ صرف انسانوں کی ہی ملکیت ہے؟ نہیں' یہ زمین ہمہ اقسام کے درختوں، جانوروں، پرندوں، حشرات اور مچھلیوں وغیرہ کی بھی ہے۔ قدرت تمام جانداروں کو وافر مقدار میں غذا اور پانی مہیا کرتی ہے۔ جانور اپنی ضرورت کے لحاظ سے ہی غذا استعمال کرتے ہیں۔ وہ قدرت سے چھینا جھپٹی کرتے ہیں نہ ذخیرہ۔ لیکن انسان! اپنی ضرورت سے زیادہ غذائی اشیاء کو جمع کررہا ہے۔ وہ دوسروں کو اپنے برابر نہیں سمجھتا۔ وہ سب کچھ اپنے لیے چاہتا ہے۔ وہ ساری قدرتی دولت سے فوراً استفادہ حاصل کرنے کا متمنی ہے۔ وہ مستقبل کے لیے کچھ بھی چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اسی صفت کو حرص کہتے ہیں۔ گوتم بدھ نے کہا ''خواہشات اور حرص ہماری زندگی کو نکما بنا دیتی ہے'' قدرتی وسائل سے استفادہ حاصل کرنے کا حق تمام جانداروں کو مساوی طور پر حاصل ہے۔ آلودگی کا سبب صرف انسان ہی ہے۔ کرم کش ادویات، صنعتوں سے خارج ہونے والے کیمیائی مادے پانی میں مل جانے سے بہت سارے آبی جاندار فوت ہورہے ہیں۔ ذرا غور کیجیے کہ انسان کی جانب سے تیار کردہ پلاسٹک کی اشیا سے پرندے اور جانوروں کو کتنی تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہماری استعمال کی گئی پلاسٹک تھیلیاں کھا کر کئی مویشی فوت ہورہے ہیں۔ اس ساری آلودگی کی واحد وجہ انسان ہے۔

گروہی مباحثہ

- حرص سے کیا مراد ہے؟ حرص کی وجہ سے کیا کیا نقصانات واقع ہوتے ہیں۔
- بہت سارے جاندار بتدریج کم ہوجانے کی وجوہات کیا ہیں؟
- جنگلات اور بہت سارے جاندار ختم ہونے کی وجوہات کیا ہوسکتی ہیں؟ کس نے اس طرح کے حالات پیدا کئے اور کیوں؟

SCERT TELANGANA

حیاتی تنوع - ہماری ذمہ داریاں

☆ اسکولوں اور گھروں کے پچھواڑے میں پیڑ لگانے چاہیے۔
☆ درخت نہ کاٹے جائیں۔
☆ ہمارے اطراف و اکناف پائے جانے والے جانوروں اور پرندوں سے محبت و شفقت کے ساتھ پیش آئیں اور انہیں مناسب غذا فراہم کریں۔
☆ جس میں مختلف جانور اور مچھلیاں پائی جاتی ہیں ان تالابوں، ندیوں اور پانی کے دیگر ذرائعوں کو آلودہ ہونے سے بچائیں۔
☆ پلاسٹک تھیلیوں اور اشیاء وغیرہ کو پانی میں ڈال کر اس میں پائے جانے والے جانداروں کو نقصان پہنچانے کی وجہ مت بنیں۔
☆ کرم کش ادویات؛ پٹرول، کوئلہ وغیرہ جیسے ایندھن کا بے جا استعمال کرتے ہوئے ماحول کو آلودہ مت بنایئے۔
☆ جانداروں کے لیے ضرر رساں کوئی بھی فعل انجام نہ دیں۔
☆ ترقی کے نام پر جانوروں کے قدرتی رہائش گاہوں کو تباہ نہ کریں۔ ہوسکے تو انہیں زندہ رہنے میں مدد کریں۔
☆ آپ کے اسکول میں تنظیم برائے تحفظ جنگلی جانور قائم کرتے ہوئے ماحول کے تحفظ کا عہد کریں۔
☆ ''جانداروں کی دنیا'' کا ایک البم تیار کیجیے۔
☆ جنگلی جانوروں کا شکار ممنوع ہے۔ اس قانون سے متعلق آپ کے بزرگوں/اساتذہ سے معلومات حاصل کیجیے۔ گاؤں کے تمام لوگوں کو ان تفصیلات سے آگاہ کریں۔
☆ جانوروں، پرندوں سے محبت، شفقت اور رحم کرنے، ان کو مناسب غذا اور پانی فراہم کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے ایک پوسٹر تیار کر کے اسے آپ کے اسکول کے باہر اور گاؤں کے اہم مقامات پر چسپاں کیجیے۔

SCERT TELANGANA

کلیدی الفاظ

زندگی کا ذریعہ	کسان دوست	قانون برائے تحفظ جنگلی جانور	
جانوروں کو پالتو بنانا	زرعی تحقیقاتی ادارہ	جانوروں کا شکار	
ذریعہ معاش/روزگار	کرم کش ادویات	حیاتی تنوع	جانوروں کا تحفظ
چرواہا	جانوروں کی ضروریات	برآمدات	خود کا تحفظ
خشک سالی	جانوروں پر رحم	صنعتیں	
آمدنی اور اخراجات	جانوروں کے تئیں رحم دلی	حفاظتِ خود اختیاری	

ہم نے کیا سیکھا؟

I۔ تصورات کی تفہیم :

(1) چند جانوروں کے نام بتایئے جو ہمارے ذریعہ معاش کے لیے کارآمد ہیں؟

(2) چرواہے کی روزانہ کی سرگرمیوں کے بارے میں لکھئے۔

(3) کوئی چار ایسے جانداروں کے نام لکھیے جو معدوم ہوتے جارہے ہیں؟

(4) وہ کونسی مختلف ضروریات ہیں جن کے لیے ہم جانوروں پر انحصار کرتے ہیں؟

(5) ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ کیچوا، مکڑی اور سانپ کسان دوست ہیں؟

(6) آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ جانوروں کی بھی ہماری طرح کئی ضروریات ہوتی ہیں؟

II۔ سوالات کرنا، مفروضہ قائم کرنا :

☆ جانوروں کے حقوق کی پامالی کرنے والے انسانوں سے سوال کرنے اور جانوروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مہم چلانے کی غرض سے تمام جانوروں نے ایک اجلاس منعقد کیا۔ جانوروں کے حقوق کی تنظیم کے نمائندے لوگوں سے کیا سوالات کریں گے۔

III۔ تجربات - حلقہ عمل کے مشاہدات :

(1) اپنے قریبی زرعی علاقے کا دورہ کیجیے۔ زراعت میں کسانوں کو فائدہ پہنچانے والے اور نقصان پہنچانے والے حشرات اور جانوروں کے ناموں کی فہرست تیار کیجئے۔

(2) اپنے علاقے میں چند جانور ظلم کا شکار کیسے ہورہے ہیں۔ مشاہدہ کرکے لکھیے۔

IV۔ معلومات اکٹھا کرنے کی مہارت، منصوبہ کام :

(1) جانوروں کے فوائد سے متعلق معلومات کو جدول کی شکل دیجئے۔

سلسلہ نشان	جانور کا نام	استعمالات

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

V۔ نقشہ جاتی مہارتیں، اشکال اتارنا، نمونے تیار کرنا :

(1) آپ نے اس سبق سے مختلف جانوروں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اپنے پسندیدہ جانور کی تصویر اتار کر رنگ بھریئے۔

VI۔ توصیف، اقدار اور حیاتی تنوع کا شعور:

(1) جب آپ چڑیا گھر میں جانوروں کو دیکھتے ہیں تو کیسا محسوس کرتے ہیں؟

(2) بیل، بھینس جیسے جانور زراعتی کام میں مدد کے لیے سال بھر سخت محنت کرتے ہیں۔ وہ اس محنت کا کیا صلہ چاہتے ہیں؟ ان سے ہم کیا سبق سیکھنا چاہئے؟

(3) جانوروں کے تئیں رحم، محبت، شفقت کے برتاؤ کو ظاہر کرنے والے نعرے تحریر کیجیے۔ کمرہ جماعت میں آویزاں کیجیے۔

میں یہ کرسکتا/ کرسکتی ہوں

(1) جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد اور چرواہوں کی طرز زندگی سے متعلق بیان کرسکتا/ کرسکتی ہوں۔ ہاں/ نہیں

(2) جانوروں کے تحفظ سے متعلق سوالات کرسکتا/ کرسکتی ہوں۔ ہاں/ نہیں

(3) زرعی علاقے کا دورہ کرکے فائدہ مند حشرات اور جانوروں کی تفصیلات اکٹھا کرسکتا/ کرسکتی ہوں۔ ہاں/ نہیں

(4) مرکز برائے افزائش مویشیاں ان کی تفصیلات اور پیداوار اکٹھا کرکے جدول کی شکل میں ظاہر کرسکتا/ کرسکتی ہوں۔ ہاں/ نہیں

(5) جانوروں کی تصاویر اتار کر ان سے متعلق بیان کرسکتا/ کرسکتی ہوں۔ ہاں/ نہیں

(6) جانوروں کے تحفظ سے متعلق نعرے لکھ سکتا/ لکھ سکتی ہوں۔ ہاں/ نہیں

SCERT TELANGANA